بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا مدرسے میں کھانا کھلانے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہمارا ہوٹل ہے جہاں سے روزانہ 50 لڑکوں کے لیے سالن مدرسے میں جاتا ہے، ہم یہ سالن فی سبیل اللہ بھیجتے ہیں، ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ کیا ہم یہ زکوۃ میں شمار کرسکتے ہیں؟

جواب

اولاً یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ زکوۃ کی ادائیگی کے لیے تملیک فقیر یعنی مستحق زکوۃ شرعی فقیر کو مال زکوۃ کا مالک بنانا ضروری ہے، اس کے بغیر زکوۃ ادا نہیں ہوتی، اور دریافت کی گئی صورت میں بظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس میں طلبہ کو کھانے کا مالک نہیں بنایا جاتا، بلکہ کھانا ان کے لیے مباح کیا جاتا ہے کہ جو کھانا چاہے کھالے، لہذا تملیک نہ پائے جانے کے سبب زکوۃ ادا نہیں ہوگی، نیز تمام طلبہ مستحق زکوۃ ہوتے بھی نہیں، ان میں اغنیا اور ہاشمی علوی وسادات کرام بھی ہوتے ہیں۔ ہاں! اگر مستحق زکوۃ طلبہ کو زکوۃ کی نیت سے کھانے کا مالک بنادیا جائے کہ وہ اس کا جو چاہیں، کریں، جہاں چاہیں لے جائیں، تو اس کھانے کی جتنی مارکیٹ ویلیو ہوگی، اتنی آپ کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

تنویر الابصار میں ہے "ھی تملیک جزء مال عینہ شارع من مسلم فقیر غیر ھاشمی و لا مولاہ مع قطع المنفعۃ عن الملک من کل وجہ للہ تعالی" یعنی: اللہ عزوجل کی رضا کے لئے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کر دینا، جبکہ وہ فقیر نہ ہاشمی ہو اور نہ ہی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام، اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کرلیا جائے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد3، صفحہ 203 تا 206، مطبوعہ: کوئٹہ)

زکوۃ کی ادائیگی کے لیے مستحقِ زکوٰۃ کو مالک بنانا شرط ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے "یشترط ان یکون الصرف (تملیکا) لا اباحۃ" یعنی: زکوۃ کی ادائیگی کے لیے بطورِ تملیک دینا شرط ہے، بطورِ اباحت کافی نہیں۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد3، صفحہ 341، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "زکوٰۃ کا رکن تملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک بنانا) ہے۔ جس کام میں فقیر کی تملیک نہ ہو، کیسا ہی کارِ حَسن ہو جیسے تعمیرِ مسجد یا تکفینِ میت یا تنخواہِ مدرسانِ علمِ دین، اس سے زکوٰۃ نہیں ادا ہو سکتی۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ 269، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے "مباح کر دینے سے زکاۃ ادا نہ ہوگی، مثلاً فقیر کو بہ نیت زکاۃ کھانا کھلا دیا زکاۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا، ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو ادا ہوگئی۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ 874، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4585

تاریخ اجراء : 08 رجب المرجب 1447ھ/29 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net